OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

رحیم یار خان کے ہائی سکولوں میں تدریس اسلامیات کے اثرات کا جائزہ

Review of the Effects of Teaching of Islam in the High Schools of Rahim Yar Khan

Iftikhar Ahmad khan
M. Phil Scholar, KFUEIT, Rahim Yar Khan
Dr. Majid Rashid
Lecturer in Islamic Studies, KFUEIT, Rahim Yar Khan

Abstract

The Islamic studies education in 21st century has become more challenging with reference to educating students in 21st century skills in addition to imparting critical attitude, knowledge and skills required for Islamic education in secondary schools. Education and training are our respect and prosperity. There is a person who is a teacher and a prophet. Our apostles like the prophet also taught and taught. It is a great way to life with us in our lives, and we have a great way of doing this for our self. It is a great way for us to educate you and teach you a wonderful life. Admit Samples we admit that the system of Islamic studies helps in placing the light of knowledge and darkness in the country. Thus the economy has reduced and has increased the economy. The use of this language has been proven and strengthened. We have given the teaching of Islamic teachings information and beliefs. Among us are scholars, scholars interpreters, thinker's preacher's judges and scholars over special duties are to be held. Paying for our religious duties and services we have given us the opportunity to accept the responsibility of education and education,

CC BY

and not only to spare them, but they have benefited from them. With the confession of the service the fact that the Islamic education should not have been given to our ideology, we are not able to give them. In this way, the seminars are the social leaders of education and training, where the education and competence is possible through the knowledge of the purpose.

Keywords: Islamic studies education, Knowledge secondary level, 21st century skills, Inquiry-based learning, Life and career skills

تمہید

اسلام نے امت مسلمہ کو زندگی گزارنے کے ہر سلیقے سے متعارف کرایا ہے۔ عبادات سے لے کر معاملات تک، کھانے پینے کے آداب سے لے کر پہننے اوڑھنے کے انداز تک غرض یہ کے زندگی کے ہر معاملے میں آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کے ذریعے اسلام سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ علم کی اہمیت کا اندازہ اسلام میں اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سب سے پہلی وحی اتری، اسمیں پڑھنے کا ذکر ہے۔ اس سے علم کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اسلام ہمارا مذہب ہے اور اسلام کے بارے میں جاننا ہمارے لیے بہت ضروری ہے ۔ اس لیے اس کی ضرورت اور اہمیت میں کوئی فرق نہیں۔ اگر نظام تعلیم افراد قوم کو مسلمان بنانے والا نہ ہو تو محض قانونی نظام کے نفاذ سے اسلامی معاشرے کی تشکیل کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہی معاملہ ملک کے معاشی نظام کا ہے اگر اسے صحیح اسلامی خطوط پر استوار نہ کیا جائے تو اس صورت میں محض قانونی نظام کی اصلاح مفید اور موثر ثابت نہیں ہو سکتی۔ اس بنا پر ہم یہ چاہتے ہیں کہ معاشرتی زندگی اسلام کے مطابق ہو۔ انسان زمین پر اللہ تعالی کا نائب ہے اور اللہ تعالی نے زمین پر اسے اپنا خلیفہ بنایا ہے انسان کو علم کی بنیاد پر باقی تمام مخلوقات پر فضیلت عطا کی گئی ہے۔ اللہ تعالی قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے تم کو پیدا کیا۔[1] دوسری جگہ ارشاد باری ہے۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (سورۃ الزمر آیت نمبر 9) کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں[2]۔ حدیث پاک میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔ علم کی طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے[3]۔

علم کی وجہ سے اللہ تعالی نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ علم انسان کے لئے عظمت کی بنیاد ہے۔ اگر ہم اسلامی تاریخ کا مطالعہ و مشاہدہ کرتے ہیں، تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ ماضی میں علم و فنون کی ترقی و تمدن کے لیے علماء، دانشوروں، اور مفکرین اہل علم نے بہت زیادہ محنت و کوششیں کی، انکے نظریے میں نظام تعلیم کا معیار صرف ایک ہی رہا ہے اور وہ ہے اہلیت و قابلیت، یہ ہی وجہ ہے کہ ماضی میں ہمارے تعلیمی اداروں درسگاہوں اور اساتذہ کو ایک اہم اور اعلی مقام حاصل تھا، اور پوری دنیا اس بات کو تسلیم کرتی رہی ہے؛ یہ وہ وقت تھا کہ مسلم مفکرین اور دانشور نت نئے تجربات اور تحقیق میں مصروف تھے؛ جبکہ آج کا یورپ جو کہ اب ہمیں ترقی اور تعلیمی منزلوں کے راستے بتا رہا ہے؛ اسوقت پورا یورپ اندھیروں میں سویا ہوا تھا؛ آخر اسکی کیا وجوہات تھیں؛ کہ مسلمان اتنی ترقی کی منزلوں تک

پہنچ چکے تھے؛ کہ آج تک انکے راستوں تک کوئی اور نہ پہنچ سکا، یہ اسلیے کہ یہ اساتذہ اور مفکرین غور و فکر میں بلکل آزاد تھے؛ انکی درسگاہیں تعلیمی تجربات و نصاب سازی مرتب کرنے میں اور مالی وسائل کے لحاظ سے مکمل طور پر خود مختار اور آزاد تھے۔ لیکن بعد میں مسلمان اپنے مقاصد تعلیم سے پیچھے ہٹنا شروع ہوگئے؛ اور یورپ نے انہی مسلم مفکروں اور دانشوروں کے علوم اور تجربات سے فائدہ اٹھایا؛ یہاں تک کے یورپ کی درسگاہوں میں دوصدیوں تک انکے علوم اور کتابوں کو پڑھایا جاتا رہا، جنکی وجہ سے وہ ہم سے تعلیمی میدان میں آگے نکلگئے اور آج انکی تحقیقات و ایجادات و انکشافات کو پوری دنیا تسلیم کرنے پر مجبور ہے,

تعلیم قوم کی تقدیر کی رہنمائی کرتی ہے اور مستقبل کی تشکیل کرتی ہے۔ معاشی اور معاشرتی ترقی کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ یہ انسانی سرمائے میں ایک سرمایہ کاری ہے جو ہے جو اعلی معاشی نمو کا باعث ہے۔ اس طرح تعلیم کے ذریعہ ایک ملک اپنے اندر جینے اور ترقی کا شعور پیدا کر سکتا ہے۔

آج کل اسلامی علوم کو بین الاقوامی اور عالمی توجہ حاصل ہوئی ہے اور اسلامی علوم کے نظام کو جدید نظام تعلیم کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے لوگوں کے ساتھ تعاون کیا جارہاہے۔ اسلامی علوم میں اصلاحات کے لیے درج ذیل کام کیا گیا ہے۔

پہلا-"اسلامی علوم اور نصاب" از ابن تاج۔[4]

دوسرا-"اسلامک اسٹڈیز میں تبدیلی کے روجھانات" از خالد رحمان۔[5]

تیسرا-"دینی اور عصری درسگاہیں" از خالد سیف اللہ رحمانی۔[6]

ان کتابوں میں اسلامی علوم کے نظام تعلیم اور جدید نظام تعلیم میں فرق کیا گیاہے۔ میرا تحقیقی کام منفرد ہے کیونکہ یہ مندرجہ بالا دونوں نظاموں میں اصلاحات کی ضرورت پیش کرتا ہے۔ دونوں نظاموں میں اصلاحات مفید ثابت ہو سکتی ہیں اور مثالی معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔

تحقیق کا طریقہ کار

یہ باب مجوزہ مطالعہ کے طریقہ کار پر مشتمل ہے۔ اس تحقیق کا مقصد تحصیل رحیم یار خان شہر میں سیکنڈری سطح پر اسلامک اسٹڈیز کے طلباء کے عوامل کا موازنہ کرنا تھا۔ اور ایسے کون سے عوامل تھے جن کی بدولت تحقیقی مسائل کا ادارک ہوا، اور کن وجوہات کی بناء پر اس خاص قسم کی تحقیق کا طریقہ کار استعمال میں لایا گیا۔ تحقیق کے مراحل میں تجزیاتی طریقہ بروئے کار لا کر اس تحقیق کو مزید جامع اور مستند بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تحقیق کے اس طریقہ کار کے مطابق تحقیق میں بنیادی طور پر دو سوالات اہمیت کے حامل ہیں۔ پہلا یہ کہ اس تحقیق کے بارے میں حقائق کہاں سے اکھٹے کیے گئے؟ اور دوسرا اس کے نتائج کیسے اخذ کیے گئے؟ اس سطح پر علوم اسلامیہ کی شرح کو کنٹرول کرنے کے لیے معقول اقدامات کی سفارش کرنا بنیادی چیز تھی۔ ڈیٹا کے ذرائع سیکنڈری اسکول کے اساتذہ، اسلامیات کا نصاب، اور بچوں کے والدین تھے۔ ثانوی سطح پر اسلامک اسٹڈیز کے عوامل کو جاننے کے لیے محقق نے سوالنامہ ترتیب دیا اس سوالنامہ کے ذریعے مواد / ڈیٹا کٹھا کیا گیا۔ اس مواد / ڈیٹا کو تجزیاتی مراحل سے گزارنے کے بعد اس سے نتائج اخذ کئے گیے۔ سیکنڈری اسکول کے اساتذہ اور طالب علموں سے سوالنامے اور اسلامک اسٹڈیز کے نصاب کے بارے میں ڈیٹا اکٹھا کیا گیا۔

آبادی:Population

یا پولیشن سے مراد وہ تمام افراد جو تحصیل رحیم یار خان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کا تعلق ثانوی سطح کے اسلامی علوم سے ہے۔اور سکینڈری سکولز میں 9th ( )اور th (10)کلاس کے اسلامیات پڑھنے والے تمام بچے اس تحقیق کا حصہ ہیں ۔

ٹول ڈویلپمنٹ

ٹول ڈیولپمنٹ کسی بھی ادب کا جائزہ لینے کے لیے اسکی بنیاد کی حثیت رکھتا ہے۔ سوالنامہ ایک اہم ٹول ہے جو فوری ڈیٹا اکٹھا کرنے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔ڈیٹا سیکنڈری اسکول کے اساتذہ،اور سکینڈری سطح کے طالب علموں،اور ان میں سے کچھ کے والدین سے ایک سوالنامے کے ذریعے جمع کیا گیا ہے۔ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے استعمال ہونے والے ٹولز درج ذیل ہیں؛

جدول: مطالعہ میں ٹولز، مقاصد، اور جواب دہندگان کی فہرست

Sr. No	Tools	Purpose	Respondents	Appendix
1	Questionnaire	Collection of data for factors of Islamic studies	Secondary School Teachers	A
2	Interview Schedule	Collection of data for factors of Islamic studies	Secondary level Islamic studies	B
3	Interview Schedule	Collection of data for factors of Islamic studies	Parents of Islamic studies	C
4	Interview Schedule	Collection of data for factors of Islamic studies	Teachers of Islamic studies	D

ٹیبل 4.1

ٹیبل 1۔4 سے ثابت ہوا، کہ 75.7٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی تعلیمات ایک دین اور ایک مذہب پر متفق کرتا ہے۔ جبکہ 20.4٪ طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق متفق نہیں رکھتا، جبکہ 2٪ اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل 4.2

ٹیبل 2۔4 سے ثابت ہوا کہ 42.7٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں، کہ طلباء کو دین کے بنیادی احکامات کے بارے میں آگاہی ہے۔ جبکہ 49.5٪ طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق انکو آگاہی حاصل نہیں ہے 2.3٪، اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل 3-4

ٹیبل 3-4 سے ثابت ہوا کہ 43.1٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ سکولوں میں تعلیم کے دوسرے ذرائع استعمال ہوتے ہیں۔ جبکہ 44.1٪ کے نزدیک دوسرے تعلیم کے ذرائع استعمال نہیں ہوتے ہیں، 9.8٪ اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل 4.4

ٹیبل 4-4 سے ثابت ہوا کہ 75.5٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ موجودہ اسلامی تعلیمات میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لیے احکامات موجود ہیں۔ جبکہ 21.6٪ طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق موجود نہیں ہیں، اور 2٪ اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل 4.5

ٹیبل 5-4 سے ثابت ہوا کہ 67.6٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ موجودہ اسلامی تعلیمات کی وجہ سے بچوں کے کردار میں بہتری آ رہی ہے۔ جبکہ 29.4٪ طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق بچوں کے کردار میں بہتری نہیں ہو رہی ہے۔ اور 1٪ اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل 4.6

ٹیبل 6-4 سے ثابت ہوا کہ 64.7٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ طلباء اور اساتذہ کرام سیرت النبی کی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں۔ جبکہ 28.4٪ طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق عمل نہیں ہو رہا ہے، اور 5.9٪ اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل 4.7

ٹیبل 7-4 سے ثابت ہوا کہ 70.06٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن پاک نہ پڑھنے کی وجہ سے اسلامی تعلیمات کو سمجھنے میں مشکل پیش آ رہی ہے ۔ جبکہ 21.06٪ طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق مشکل پیش نہیں آ رہی ہے، اور 5.9٪ اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل 4.8

ٹیبل 8-4 سے ثابت ہوا کہ 16.07٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ گھر کے معاشی لحاظ سے خراب حالات اسلامی تعلیمات پر اچھا اثر ڈالتے ہیں۔ جبکہ 55.09٪ طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق گھر کے معاشی لحاظ سے خراب حالات اسلامی تعلیمات پر اچھا اثر نہیں ڈالتے ہیں۔ اور 5.09٪ اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل 4.9

ٹیبل 9-4 سے ثابت ہوا کہ 72.5٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں، کہ موجودہ اسلامی نصاب بچوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے پر آمادہ کر رہا ہے۔ جبکہ 21.6٪ طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق بچوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے پر آمادہ نہیں کر رہا ہے، اور 4٪ اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل4.10

ٹیبل 10۔4 سے ثابت ہوا کہ 52.9٪ طلباءاور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ گھر میں اسلامی عبادت پر توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ جبکہ 32.4٪ طلباءاور اساتذہ کی رائے کے مطابق گھر میں اسلامی عبادت پر توجہ دی جاتی ہے، اور 6.9٪اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل4.11

ٹیبل 11۔4 سے ثابت ہوا کہ 98٪ طلباءاور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ موجودہ اسلامی تعلیمات دوسرے مذاہب کا احترام سکھاتی ہیں ۔ جبکہ 2٪ طلباءاور اساتذہ کی رائے کے مطابق موجودہ اسلامی تعلیمات دوسرے مذاہب کا احترام نہیں سکھاتی ہیں۔

ٹیبل4.12

ٹیبل 12۔4 سے ثابت ہوا کہ 68.6٪ طلباءاور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بطور ختم نبوت مکمل آگاہی حاصل ہے۔ جبکہ 29.4٪ طلباءاور اساتذہ کی رائے کے مطابق بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بطور ختم نبوت مکمل آگاہی حاصل نہیں ہے، اور 1٪ اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل4.13

ٹیبل 13۔4 سے ثابت ہوا کہ 3٪ طلباءاور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی تعلیمات کی وجہ سے معاشرے میں برائیاں زیادہ ہو رہی ہیں۔ جبکہ 45.5٪ طلباءاور اساتذہ کی رائے کے مطابق اسلامی تعلیمات کی وجہ سے معاشرے میں برائیاں نہیں ہو رہی ہیں، اور 47.5٪اس بارے میں سختی سے اسکا انکار کرتے ہیں۔

ٹیبل4.14

ٹیبل 14۔4 سے ثابت ہوا کہ 100٪ طلباءاور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی تعلیمات ہمیں پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

ٹیبل4.15

ٹیبل 15۔4 سے ثابت ہوا کہ 54.9٪ طلباءاور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ بچوں کو اسلام کے بنیادی ارکان کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل ہے۔ جبکہ 41.2٪ کے نزدیک بچوں کو اسلام کے بنیادی ارکان کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل نہیں ہے، اور 1٪ اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل4.16

ٹیبل 16۔4 سے ثابت ہوا کہ 69.6٪ طلباءاور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ انکے لیے آئیڈیل ہوتے ہیں۔ جبکہ 25.5٪ طلباءاور اساتذہ کی رائے کے مطابق اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ انکے لیے آئیڈیل نہیں ہوتے ہیں، اور 3٪اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل4.17

ٹیبل 17-4 سے ثابت ہوا کہ 99% طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی تعلیمات حلال رزق کمانے اور حرام سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ جبکہ 1% طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق اسلامی تعلیمات حلال رزق کمانے اور حرام سے بچنے کی تلقین نہیں کرتا ہے۔

ٹیبل4.18

ٹیبل 18-4 سے ثابت ہوا کہ 97.1% طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ موجودہ اسلامی تعلیمات والدین اساتذہ، زوجین کے بارے میں مکمل آگاہی دیتا ہے۔ جبکہ 2% طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق ہمیں اسلامی تعلیمات والدین اساتذہ، زوجین کے بارے میں مکمل آگاہی نہیں دیتا ہے۔ اور 1% اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل4.19

ٹیبل 19-4 سے ثابت ہوا کہ 56.4% طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ طالب علموں کو اسلامی مفکرین اور اسلامی اسلاف کی تعلیمات کے بارے میں آگاہی حاصل ہے۔ جبکہ 35.6% طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق طالب علموں کو اسلامی مفکرین اور اسلامی اسلاف کی تعلیمات کے بارے میں آگاہی حاصل نہیں ہے، اور 6% اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

ٹیبل4.20

ٹیبل 20-4 سے ثابت ہوا کہ 81.4% طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ والدین کی ناخواندگی کی وجہ سے بچوں میں پڑھنے کا رجحان کم ہوتا ہے۔ جبکہ 8.8% طلباء اور اساتذہ کی رائے کے مطابق والدین کی ناخواندگی کی وجہ سے بچوں میں پڑھنے کا رجحان کم نہیں ہوتا ہے۔ اور 3% اس بارے میں کوئی رائے نہیں رکھتے ہیں۔

نتائج

- ٹیبل 1-4 سے ثابت ہوا کہ 75.7% طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی تعلیمات ایک دین اور ایک مذہب پر متفق کرتا ہے۔
- ٹیبل 2-4 سے ثابت ہوا کہ 42.7% طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ طلباء کو دین کے بنیادی احکامات کے بارے میں آگاہی ہے۔
- ٹیبل 3-4 سے ثابت ہوا کہ 43.1% طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ سکولوں میں تعلیم کے دوسرے ذرائع استعمال ہوتے ہیں۔
- ٹیبل 4-4 سے ثابت ہوا کہ 75.5% طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ موجودہ اسلامی تعلیمات میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لیے احکامات موجود ہیں۔
- ٹیبل 5-4 سے ثابت ہوا کہ 67.6% طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ موجودہ اسلامی تعلیمات کی وجہ سے بچوں کے کردار میں بہتری آرہی ہے۔

- ٹیبل 6۔4 سے ثابت ہوا کہ 64.7٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ طلباء اور اساتذہ کرام سیرت النبی کی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں۔
- ٹیبل 7۔4 سے ثابت ہوا کہ 70.06٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن پاک نہ پڑھنے کی وجہ سے اسلامی تعلیمات کو سمجھنے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔
- ٹیبل 8۔4 سے ثابت ہوا کہ 16.07٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ گھر کے معاشی لحاظ سے خراب حالات اسلامی تعلیمات پر اچھا اثر ڈالتے ہیں۔
- ٹیبل 9۔4 سے ثابت ہوا کہ 72.5٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ موجودہ اسلامی نصاب بچوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے پر آمادہ کر رہا ہے۔
- ٹیبل 10۔4 سے ثابت ہوا کہ 52.9٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ گھر میں اسلامی عبادت پر توجہ نہیں دی جاتی ہے۔
- ٹیبل 11۔4 سے ثابت ہوا کہ 98٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ موجودہ اسلامی تعلیمات دوسرے مذاہب کا احترام سکھاتی ہے۔
- ٹیبل 12۔4 سے ثابت ہوا کہ 68.6٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بطور ختم نبوت مکمل آگاہی حاصل ہے۔
- ٹیبل 13۔4 سے ثابت ہوا کہ 3٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی تعلیمات کی وجہ سے معاشرے میں برائیاں زیادہ ہو رہی ہیں۔
- ٹیبل 14۔4 سے ثابت ہوا کہ 100٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی تعلیمات ہمیں پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنے کی تلقین کرتا ہے۔
- ٹیبل 15۔4 سے ثابت ہوا کہ 54.9٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ بچوں کو اسلام کے بنیادی ارکان کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل ہے۔
- ٹیبل 16۔4 سے ثابت ہوا کہ 69.6٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ انکے لیے آئیڈیل ہوتے ہیں۔
- ٹیبل 17۔4 سے ثابت ہوا کہ 99٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی تعلیمات حلال رزق کمانے اور حرام سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔
- ٹیبل 18۔4 سے ثابت ہوا کہ 97.1٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ موجودہ اسلامی تعلیمات والدین اساتذہ، زوجین کے بارے میں مکمل آگاہی دیتا ہے۔
- ٹیبل 19۔4 سے ثابت ہوا کہ 56.4٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ طالب علموں کو اسلامی مفکرین اور اسلامی اسلاف کی تعلیمات کے بارے میں آگاہی حاصل ہے۔

- ٹیبل 20-4 سے ثابت ہوا کہ 81.4٪ طلباء اور اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ والدین کی ناخواندگی کی وجہ سے بچوں میں پڑھنے کا رجحان کم ہوتا ہے۔

خلاصۂ بحث

اس تحقیق میں نتائج کی روشنی میں اسلامی علوم کو کنٹرول کرنے اور موجودہ حالات میں بہتری لانے کے لیے کچھ اقدامات اور سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

حکومت کو نئی نسل خصوصاً سکول کے طلباء کی صحت کے بارے میں اقدامات کرنے میں گہری دلچسپی لینا چاہیے۔ اسکول کے طلباء کے لیے خصوصی خوراک اور غذائیت کا پروگرام شروع کیا جائے۔

حکومت طلباء کو ان کے معاشی مسائل حل کرنے کے لیے وظائف فراہم کرے۔

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ہوم ورک کے بھاری بوجھ کے بجائے طلباء کو مناسب ہوم ورک تفویض کریں۔

اسکول کو طلباء کو معیاری تعلیم فراہم کرنی چاہئے تاکہ طلباء آرام محسوس کریں۔

اساتذہ اور طلباء دونوں کو تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے سخت محنت کرنی چاہیے تاکہ مستقبل میں ان کے نتائج بہتر ہوں اور کلاس کی تکرار نہ ہو۔

حکومت کو چاہیے کہ والدین کو تعلیم کے حوالے سے آگاہی فراہم کرنے کی کوشش کرے۔

حکومت کو خواندگی بڑھانے کے لیے بالغوں کی خواندگی کے پروگرام شروع کرنے چاہئیں۔ اگر والدین پڑھے لکھے ہوں گے تو وہ اپنے بچوں کو تعلیم دیں گے۔

حکومت اور اسکول انتظامیہ اسکول میں تمام تعلیمی سہولیات فراہم کرے۔

ثانوی سطح پر کوئی بڑی کلاس نہیں ہونی چاہیے۔ کلاس کا سائز زیادہ سے زیادہ 30 ہونا چاہیے۔

سفارشات

اس تحقیق سے حاصل شدہ حقائق کی روشنی میں مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔

1۔ یہ سفارش کی جاتی ہے کہ آئندہ ہونے والی تحقیق میں سرکاری سکولوں میں روایتی طریقہ تدریس کے علاوہ جدید ذرائع تعلیم کو بھی شامل کر کے انکا تقابل کیا جائے۔

2۔ آئندہ اسلامیات کے نصاب میں مطالعہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی شامل کر کے تحقیق کی جائے۔

3۔ آئندہ کی جانے والی تحقیق میں اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ کے علاوہ دوسرے مضمون پڑھانے والے اساتذہ سے بھی ڈیٹا اکھٹا کیا جائے۔

4۔ مزید یہ کہ آئندہ ہونے والی تحقیق میں دور حاضر کے مطابق سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضرورت واہمیت کے بارے میں تحقیق کی جائے۔

5۔ آئندہ ہونے والی تحقیق میں (صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین) کے واقعات اور اسلام کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لیے انکی خدمات کے بارے میں تحقیق کی جائے ۔

6۔یہ سفارش کی جاتی ہے کہ آئندہ ہونے والی تحقیق میں اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار، مسلم حکمرانوں کی دینی، سماجی، اور معاشی ترقی اور حکمت عملی کو بھی شامل تحقیق کیا جائے۔

7۔عصر حاضر کے تقاضوں، اور معیاری تحقیق کے زریعے امت مسلمہ کے اندر پیدا شدہ انتشار اور افتراق کو ختم کیا جائے۔

8۔آئندہ ہونے والی تحقیق میں اسلام کے خلاف مغرب کے منصوبوں اور سازشوں کو بے نقاب کیا جائے، نیز اسلام کے بارے میں شکوک وشبہات کو مکمل طور پر رد کیا جائے۔

9۔آئندہ ہونے والی تحقیق میں دور جدید کے مسائل مثلاً بنکوں میں سودی لین دین، اسلامی قوانین، اور قرآن میں موجود اسلامی حدود اور سزاؤں کے بارے میں تحقیق کی جائے۔

References

[1] Al-Alaq 96 :1.

[2] Al-Zumur 39 :9.

[3] Abu Abdullah Muhammad Bin Yazid Ibn E Majah; Tahqiq Muhammad Fawad Abdul Baqi, Sunan Ibn Majah (Egypt: Dar Ihya al-Kutib Al-Arbiya 1905)81:1,Ḥadith no: 224.

[4]Ibn-e-Taj, Islami Uloom Aur Nisaab (New Dahli, Jamia Hamdard 2017)[36, No. 1].

[5]Khalid Rahman, Islamic Studies Main Tabdili Kay Rojhanat, Roznamah Jasarat February 2021)[6,No.1].

[6] Molana Khalid Saifullah Rahmani, Deni Aur Asri Darssgahin (Haider Abad: Hoda Book, 201175.